دل کی بات　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　مدیر

# عبدالقادر مُلّا شہید اور دنیا کے مظلوم مسلمان

جماعتِ اسلامی بنگلہ دیش کے رہنما عبدالقادر مُلّا کو ۱۹۷۱ء میں پاکستانی فوج کا ساتھ دینے کے ''جرم'' میں ۱۲؍دسمبر ۲۰۱۳ء کو پھانسی دے کر انہیں شہادت کے عظیم رتبے پر فائز کر دیا گیا۔ شیخ مجیب الرحمٰن کی بیٹی حسینہ واجد کی بھارت نواز سفاک حکومت کے قائم کردہ ''انٹرنیشنل وار کرائمز ٹربیونل'' نے ۵؍فروری ۲۰۱۳ء کو سزائے عمر قید سنائی تھی۔ جسے بعد میں حکومتی دباؤ پر سزائے موت میں تبدیل کر دیا گیا۔ عبدالقادر مُلّا کو سقوطِ ڈھاکہ کی تاریخ ۱۶؍دسمبر (۱۹۷۱ء) سے صرف چار دن قبل پھانسی دے کر حسینہ واجد نے نہ صرف پاکستانیوں کے زخموں کو تازہ کیا بلکہ حکومتِ پاکستان کو ایک سخت پیغام بھی دیا۔ اس صورتِ حال کو عالمی حالات اور خطے میں عالمی طاغوت امریکہ کی جارحانہ پالیسیوں اور ''فرنٹ لائن اسٹیٹ'' پاکستان کے مقابلے میں بھارت کی بالادستی کی منصوبہ بندیوں سے الگ نہیں دیکھا جا سکتا۔

مذکورہ ''وار کرائمز ٹربیونل'' خود انسانی حقوق کی لبرل تنظیموں کی نظر میں ایک غیر معیاری اور جانبدار عدالت قرار دیا جا چکا ہے، مزید برآں کچھ دیگر سوالات بھی سامنے آئے ہیں۔ ۱۹۷۱ء میں پاکستانی فوج کا ساتھ دینے کے ''جرم'' میں خود شیخ مجیب الرحمٰن کے قائم کردہ ٹربیونل نے عبدالقادر مُلّا کو بے گناہ قرار دیا تھا۔ پھر حسینہ واجد نے اپنے سابقہ دورِ اقتدار میں ''وار کرائمز ٹربیونل'' کیوں نہ بنایا؟ سقوطِ مشرقی پاکستان کے بیسیوں برس بعد کا یہ سارا عمل سیاسی انتقام اور طاغوت کی مشہور و معروف نفسیات کا مظہر نہیں تو اور کیا ہے؟ جس کے مطابق اہلِ ایمان ہمیشہ قابلِ گردن زنی رہتے ہیں۔ اور طاغوت کو اپنے کرودھ کا اظہار کرنے کے لیے بیالیس برس بھی انتظار کرنا پڑے تو بھی وہ اپنی سفاک فطرت کے تقاضوں کو فراموش نہیں کرتا۔ اس وقت جماعتِ اسلامی بنگلہ دیش کے بعض دیگر رہنماؤں خصوصاً پروفیسر غلام اعظم کو بھی مقدمہ ہائے بغاوت میں سزاؤں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور وہ اپنی پیرانہ سالی کے باوجود پسِ دیوارِ زنداں قیدِ تنہائی کے شب و روز نہایت استقامت کے ساتھ پرعزم طریقے سے بسر کر رہے ہیں۔ عبدالقادر مُلّا نے جب پاکستانی فوج کا ساتھ دیا تھا تو اس وقت وہاں پاکستان کا آئین نافذ تھا جس کی پاسداری کرتے ہوئے انہوں نے وطنِ عزیز کو متحد رکھنے کی جدوجہد کی۔ آج وہاں بنگلہ دیش کا آئین نافذ ہے تو انہیں آئین شکن قرار دے کر باغی ٹھہرایا گیا ہے۔ یہ مضحکہ خیز سفاکی ''آئین'' نام کی اس بندر کی روٹی کے بارے میں ہی سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ اس کی حقیقت دراصل ہے کیا؟ صرف عبدالقادر مُلّا اور غلام اعظم ہی نہیں لاکھوں بنگالیوں اور بہاریوں نے اسلام کی وجہ سے پاکستان سے محبت کی، جس پر انہیں ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ عوامی لیگ جو فصل آج بو رہی ہے کل اُسے کاشت بھی کرے گی، مکافاتِ عمل اور فطرت کا قانون اٹل ہے۔ حسینہ واجد کو اپنے باپ شیخ مجیب، بھٹو اور اندرا گاندھی کی غیر طبعی اموات سے عبرت حاصل کرنا چاہیے۔ ان تینوں خاندانوں کے پس ماندگان بھی جس طرح قدرت کے قہر و غضب اور انصاف کی زد میں آئے اور اب تک آ رہے ہیں، اسے بنگلہ دیشی حکمرانوں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔

عبدالقادر مُلاّ کی شہادت پر پاکستانی حکومت کی مجرمانہ خاموشی ہر اعتبار سے قابلِ مذمّت ہے۔ وزیر داخلہ چودھری نثار احمد کا چند سطری بیان صرف حکومتی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے تھا۔ پاکستانی وزارتِ خارجہ نے بھی ان کی پھانسی کو بنگلہ دیش کا اندرونی معاملہ قرار دے کر چُپ سادھ لی۔ اسی طرح میڈیا کے محلات میں براجمان امریکی ٹکڑوں پر پلنے والے لبرل انتہا پسندوں اور سیکولر فاشسٹوں نے بھی اپنے وطن کی نمک حرامی اور امریکی استعمار کی نمک حلالی کا ذلیل ترین کردار ادا کیا۔ عبدالقادر مُلاّ کی شہادت پر ملکی و بین الاقوامی خبر رساں اداروں کا بلیک آؤٹ مکمل جانب داری اور بے غیرتی کا غماز ہے۔

ناصحو! پندگرو! راہ گزر تو دیکھو
ایسے ناداں تو نہ تھے جاں سے گزرنے والے

امریکی اور نیٹو افواج کی افغانستان کے سنگلاخ محاذ پر شکست، پسپائی، ذلّت و رسوائی اور واپسی کے بعد کے منظر نامے سے خوفزدہ طاغوتِ اکبر امریکہ اور اُس کے حاشیہ بردار ملکوں نے اسلام اور عالمِ اسلام کے خلاف نئی منصوبہ سازی اور صف بندی کر لی ہے۔ ہمارا روزِ اوّل سے علیٰ وجہ البصیرت یہ مؤقف رہا ہے کہ امریکہ ایران پر کبھی حملہ نہیں کرے گا، اس لیے کہ خطے میں سامراج کے مفادات کا تحفظ کرنے میں ایران سے بدتر کردار کسی ''اسلامی'' ملک کا نہیں ہے۔ حال ہی میں امریکہ، ایران معاہدے اور ایران کی جوہری مفاہمت نے ''مرگ بر امریکہ'' کے منافقانہ نعرے کے ٹوپی ڈرامے کی قلعی کھول دی ہے۔ امریکہ نے افغانستان، عراق، شام اور مصر کی حکومتوں کو اسی دولتِ نفاق کے تعاون سے توڑا۔ عراق اور شام میں اپنے ایجنٹ حکمرانوں کے ذریعے فرقہ وارانہ فسادات برپا کر کے ہزاروں اہلسنّت مسلمانوں کا قتلِ عام کرایا جو اب تک جاری ہے۔ اب یہی کھیل پاکستان میں کھیلنے کی منظّم مہم شروع کر دی گئی ہے۔ جس فسادی گروہ کو دیگر مسلم ممالک میں اہلسنّت مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی کے ایجنڈے کے لیے استعمال کیا گیا اُسی گروہ کو اب پاکستان میں دہشت گردی، قتل و غارت گری، مذہبی منافرت، صحیح العقیدہ اسلامی تحریکوں، جماعتوں، تنظیموں، تعلیمی اداروں اور اُن میں زیرِ تعلیم طلباء و اساتذہ، ممتاز علماء کرام اور دینی فکر و نظر کے حامل دانش وروں کو راستے سے ہٹانے کا ٹاسک دے کر اُن کی مکمل سرپرستی و اعانت کی جا رہی ہے۔

ایران کی طرف سے پاکستان کی پے در پے سرحدی خلاف ورزیاں، متعدد بار پاکستان پر میزائل حملے اور پاکستان میں کثیر مقدار میں غیر قانونی اسلحہ کی ترسیل اس پر مستزاد ہے۔ حالیہ محرم کے فرقہ وارانہ فسادات اسی طاغوتی ایجنڈے پر عمل درآمد کی شروعات ہیں۔ اربابِ حکومت اس بدترین صورتِ حال کے تدارک کے لیے کیا سوچ رہے ہیں جس کے ذریعے ملک کو خانہ جنگی کی آگ میں دھکیلا جا رہا ہے۔ قومی قیادت اور اربابِ حل وعقد کو وطنِ عزیز کی اعتقادی و جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت، امن و امان اور قومی و ملکی سلامتی کے لیے کوئی راہ ضرور نکالنی پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے، وطنِ عزیز کی حفاظت فرمائے اور ایمان و اسلام کا گہوارا بنائے۔

**آمین بحرمة سید المرسلین و خاتم النبیین محمّد صلّی اللّٰہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین.**